شیخ محمد امین الھرری اور ان کی تفسیر کا تعارفی مطالعہ

Shiekh Muhammad Amin Al-Hararī and His Tafsīr: An Introduction

* سیف اللہ

Abstract

Shiekh Muḥammad Amīn al-Arami al-ʿAlawi al-Harari is one of the greatest scholars of Islam in the present time. Originating from Etheopia, he is the author of many books including a huge tafsīr i.e. Ḥadā'iq al-Rawḥ wal-Rayḥān fī Rawābī 'Ulūm al-Qur'ān which consists of thirty-two volumes where he has discussed many sides of 'ilm al-tafsīr such as syntax, Rhetoric, morphology, Jurisprudential issues, relevance between chapters and verses of Qur'ān, abrogation and dialectal differences which make this Tafsīr an encyclopedia in the field of Tafsīr because he has elaborated almost every point of 'ilm al-Tafsīr where it was dire and necessary for the full understanding of the verses. This exegesis is the combination of the work of earlier Mufassirūn such as Ṭabari, Qurṭubi, Rāzī, Ibn Kathīr, Shawkānī and Marāghī. Certainly, this is very comprehensive and encyclopedic piece of work ever seen in the field of tafsīr but there are some demerits of this tafsīr which includes that this exegesis is full of baseless narrations and Israelite reports which result on the validity of this tafsīr, In this article brief intro of Shiekh al-Hararī and his exegesis is presented.

Keywords: Shiekh Muḥammad Amīn Al-Hararī, Ḥadā'iq al-Rawḥ wal-Rayḥān fī Rawābī 'Ulūm al-Qur'ān

بیسویں صدی کے عظیم عالم دین شیخ محمد الامین الارمی العلوی الھرری نے قرآن کی ایک شاہکار تفسیر لکھی ہے جس کو اگر علم التفسیر کے باب میں تفسیر کا انسائیکلوپیڈیا کہا جائے تو بے جانہ ہو گا کیونکہ بتیس جلدوں پر مشتمل اس تفسیر میں مفسر نے علم التفسیر کے تقریباً ہر نقطے کو اجاگر کیا ہے۔

آپ کا پورا نام محمد امین بن عبد اللہ ہے، آپ 1927 کو ایتھوپیا[1] کے علاقے ہر ر کے بویطہ نامی گاؤں میں پیدا ہوئے، آپ نے اپنی زندگی کے پچاس برس یہاں گزارے اس کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ ہجرت کی جہاں پر آپ دار الحدیث الخیریہ میں مدرّس تعینات ہوئے، آپ کی عمر اکیانوے برس ہے اور آپ اب بھی تدریس کے شعبے سے منسلک ہیں۔

شیخ الھرری نے اپنے وقت کے کئی جید علماء سے علم حاصل کیا ہے جن میں چند قابل ذکر اساتذہ درج ذیل ہیں:

* لیکچرر، شعبہ اسلامیات، جامعہ پشاور۔

1. شیخ موسیٰ بن محمد: آپ نے ان سے علم الفقہ میں امام نووی[2] کی کتاب "منہاج" اور علم النحو کی کئی کتابیں مثلاً "متن الأجرومیۃ"، "متن الأزھریۃ"، "مُلحۃ الإعراب" "الألفیۃ" اور "شرح ابن عقیل[3]" جیسی شاہکار کتابیں پڑھیں، علاوہ ازیں آپ نے ان سے علم الصرف، علم المنطق اور بلاغت بھی سیکھی۔ اسی اثناء آپ انہی فنون کو فارغ وقت میں اپنے ہم جماعتوں کو بھی پڑھاتے تھے[4]۔
2. شیخ محمد مدید: آپ نے ان سے علم النحو میں ابن ہشام[5] کی "مجیب الندا علی قطر الندی" اور "مغنی اللبیب" کتابیں پڑھیں۔
3. شیخ ابراہیم: آپ نے ان سے علم التفسیر، علم العروض، علم المنطق اور بلاغت سیکھی۔
4. شیخ یوسف بن عثمان الورقی: آپ نے ان سے علم الفقہ اور علم الفرائض میں مہارت حاصل کی۔
5. شیخ احمد بن ابراہیم الکری: ان سے آپ نے علم الحدیث سیکھی۔
6. شیخ عبداللہ نُورُو القَرسی[6]: ان سے آپ نے اصول الفقہ سیکھی۔

آپ کے شاگرد

آپ کی عمر جب پچیس برس ہوئی تو آپ نے تدریس شروع کی، حبشہ[7] میں آپ سے ہزاروں لوگوں نے علم حاصل کیا جن میں شیخ عبداللہ بن یوسف الھرری، شیخ حسن یوسف الھرری، شیخ عبداللہ العربلجی، ڈاکٹر ہاشم محمد علی مھدی (جو 1982 میں لندن میں رابطۃ العالم الاسلامی کے پہلے ڈائریکٹر بنے اور مکہ مکرمہ میں واقع رابطۃ العالم الاسلامی میں ریسرچ ایڈوائیزر بھی رہے)، شیخ مقبل ہادی الوادعی (جو یمن میں بڑے محدث کے طور پر جانے جاتے ہیں)، شیخ عبدالعزیز بن علی المصری (جو دار الحدیث الخیریۃ میں استاد ہیں) اور شیخ مصطفی فؤاد المصری (جو سعودی عرب کے جامعۃ القصیم میں استاد ہیں) شامل ہیں۔[8]

آپ کی تصانیف

شیخ الھرری نے کئی شاہکار کتابیں لکھی ہیں جن میں چند قابلِ ذکر کتابیں درج ذیل ہیں:

1. حدائق الروح والریحان فی روابي علوم القرآن: 32 جلدوں پر مشتمل تفسیر ہے جو اسی مقالے میں زیر بحث آئے گی۔
2. علم النحو میں "الباکورۃ الجنیۃ في إعراب متن الاجرومیۃ"، "الفتوحات القیومیۃ فی علل وضوابط متن الاجرومیۃ"، "جواہر التعلیمات شرح علی التقریظات ومقدمۃ علم النحو"
3. علم الصرف میں "مناہل الرجال علی لامیۃ الأفعال" اور "تحنیک الأطفال علی لامیۃ الأفعال"
4. حدیث اور اصولِ حدیث میں "الباکورۃ الجنیۃ علی منظومۃ البیقونیۃ" اور "ہدایۃ الطالب المعدِم علی دیباجۃ صحیح مسلم" اور "الکوکب الوہاج شرح صحیح مسلم"
5. فقہ میں "التقریرات علی شرح المحلی وحاشیتي القلیوبي[9] وعَمیرۃ علیہ علی المنہاج فی فقہ الشافعیۃ"۔

اس کے علاوہ بھی شیخ کئی کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کی کئی تحریرات غیر مطبوعہ ہیں جن کو عنقریب شائع کیا جائیگا۔[10]

تفسیر حدائق الروح والریحان فی روابی علوم القرآن کا تعارف اور اس کا منہج

مذکورہ تفسیر تفسیر بالروایہ والدرایہ کا حسین امتزاج ہے جو بتیس جلدوں پر مشتمل ہے، یہ تفسیر شیخ نے تقریباً بارہ برس میں لکھی ہے جس کی ابتداء ۱-۲-۱۴۰۶ھ میں ہوئی اور ۱-۱۰-۱۴۱۷ھ میں مکمل ہوئی[11]۔ علاوہ ازیں آپ کے شاگرد ڈاکٹر محمد علی مہدی نے اس تفسیر کا مقدمہ بھی لکھا ہے جو نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ زیر بحث تفسیر کو دار طوق النجاۃ نے بیروت لبنان سے شائع کیا ہے، تین بار شائع ہو چکی ہے پہلی بار 2001 جبکہ آخری بار 2008 میں شائع ہوئی ۔ مفسر کی نظر میں اس تفسیر کے لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں انسانی زندگی کے چند اغراض و مقاصد بیان کیے ہیں جن کے سمجھنے کے لیے تفسیر کا مطالعہ لازم ہے چنانچہ میں نے اللہ کے پیغام کو بیان کرنے کے لیے یہ تفسیر تحریر کی ہے[12]۔ مفسر نے اس تفسیر میں جو اسلوب اختیار کیا ہے وہ درج ذیل ہے:

1. کسی بھی سورت کی تفسیر سے پہلے مفسر اس سورت کا سببِ نزول، اس میں وارد ناسخ اور منسوخ آیات اور دیگر اسماء کا ذکر کرتے ہیں اسکے بعد اس سورت کے فضائل میں اگر احادیث وارد ہوں تو ان کو بھی بیان کرتے ہیں۔
2. چند آیات کو منتخب کر کے اس کا سببِ نزول بیان کرتے ہیں اس صورت میں کہ اس کا واقعی کوئی سببِ نزول ہو۔
3. سببِ نزول کے بعد قراءات کو بیان کرتے ہیں۔ اس ضمن میں نہ صرف دس متواتر قراءات کو بیان کرتے ہیں بلکہ غیر متواتر قراءات کا بھی ذکر کرتے ہیں۔
4. کلمات کا محلِ اعراب بیان کرتے ہیں۔
5. صرفی اور نحوی جانب کو بھی بیان کرتے ہیں۔
6. آیات کی توضیح سے متعلقہ احادیث کو بھی بیان کرتے ہیں۔
7. آیات سے متعلق فقہی احکام کو بیان کرتے ہیں۔
8. آیات سے متعلق بلاغت کے نقطے بھی زیر بحث لاتے ہیں۔
9. آیات سے متعلق فوائد پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔

مفسر نے زیرِ بحث تفسیر میں زیادہ تر متقدمین مفسرین کے اقوال بیان کیے ہیں۔ اس تفسیر کے تقریباً ہر صفحے پر قاری کو امام طبری، قرطبی، رازی، ابو حیان، ابن کثیر، شوکانی اور مراغی وغیرہ[13] رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اقوال ملیں گے، مذکورہ ہر تفسیر کو شیخ نے کسی نہ کسی مقصد کے لیے نقل کیا ہے مثلاً مفسر آیات اور سورتوں کے مابین مناسبت کو بیان کرنے کے لیے تفسیر المراغی اور ابو حیان الاندلسی کی تفسیر البحر المحیط جبکہ ناسخ اور منسوخ سے متعلق ابن حزم کی کتاب الناسخ والمنسوخ سے اخذ کرتا ہے۔ الغرض آپ نے اکثر اوقات مصادر اصلیہ پر اعتماد کیا ہے۔

اس تفسیر کی بنیادی خوبی اور خامی

زیرِ بحث تفسیر کی کئی خوبیاں ہیں جن کو اگر ایک جملے میں سمیٹا جائے تو یہ کہنا مناسب ہو گا کہ یہ تفسیر علم التفسیر کے میدان میں انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ قاری کو اس تفسیر میں بہت کچھ ملتا ہے اور قاری دیگر تفاسیر کے پڑھنے سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ اس تفسیر کو اقوالِ صحابہ کا انسائیکلوپیڈیا بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ مفسر آیات کی تشریح کرتے وقت لازماً اقوالِ صحابہ کو بیان کرتے ہیں۔ اس تفسیر کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں بے شمار اسرائیلی اور موضوعی روایات ہیں جو اس تفسیر کی وقعت میں کمی کا باعث بنتی ہیں مثلاً سورۃ الاعراف کی آیت نمبر بائیس کے ضمن میں انہوں نے کئی اسرائیلی اور موضوعی روایات کو نقل کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصر کے جامعۃ الازہر کے کلیہ اصول الدین میں اس تفسیر میں وارد اسرائیلی اور موضوعی روایات پر پی ایچ۔ ڈی سطح کا پراجیکٹ شروع ہوا جس پر سورۃ الکہف تک کام مکمل ہو چکا ہے اور کئی سکالرز نے اس پر پی ایچ۔ ڈی کی ڈگری حاصل کی ہے جیسا کہ عماد یعقوب حمتو نے '' الدخيل في تفسير الشيخ محمد الأمين الهرري المسمى "حدائق الروح و الريحان في روابي علوم القرآن، من أول سورة الأعراف إلى آخر سورة الكهف" کے عنوان سے اس موضوع پر کام کیا ہے جس کا مناقشہ 23/4/2008 کو ہوا ہے۔

مزید بر آں مفسر خاص اور عام کا اطلاق ناسخ اور منسوخ پر کرتا ہے اور شاذ قراءات کا بھی ذکر کرتا ہے نیز فقہی مسائل میں فقہاء کے اقوال کا ذکر کرنے کے بعد کسی قول کو ترجیح نہ دینا بھی اس تفسیر کی بنیادی خامیوں میں سے ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1]- یمن کے مغربی جانب واقع ملک ہے جسکا دارالخلافہ ادیس ابابا ہے۔ دیکھئے : عاتق بلادی، معجم الْمَعَالِمِ الْجُغْرَافِيَّةِ فِي السِّيرَةِ النَّبَوِيَّةِ، ناشر: دار مكة للنشر والتوزيع، مكة المكرمة، ط:1، 1982م، ج1 ص9۔

[2]- آپ کا پورا نام يحيى بن شرف النووي الشافعي ہے۔ آپ شام کے ایک گاؤں نوا میں 631ھ کو پیدا ہوئے اور یہیں پر 676ھ میں انتقال فرمایا۔ آپکی تصانیف میں "تهذيب الأسماء واللغات" "المنهاج في شرح صحيح مسلم" اور "رياض الصالحين من كلام سيد المرسلين" قابلِ ذکر ہیں۔ دیکھیئے: السبكي، طبقات الشافعية الكبرى تحقيق:- محمود محمد الطناحي اور عبد الفتاح، ناشر: هجر للطباعة والنشر والتوزيع، 1413ھ، ج8 ص395 – 400۔

[3]- آپ کا نام عبد الرحمن بن عقیل ہے، علم النحو کے بڑے امام ہیں، 694ھ کو قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ علم النحو میں "شرح ألفيه ابن مالک" انکی مشہور کتاب ہے۔ دیکھیئے: ابن حجر العسقلاني، الدرر الكامنة في أعيان المائة الثامنة، ناشر: مجلس دائرة المعارف العثمانية حيدر آباد- انڈیا. 1972، ج3 ص42 - 45۔

[4]- دیکھیئے: حدائق الروح والريحان في روابي علوم القرآن کا مقدمہ، ناشر: دار طوق النجاة، بيروت لبنان، 2001، ص:ے۔

[5]- آپکا پورا نام عبد اللہ ابن یوسف ہے، لغت عربی کے امام ہیں، 708ھ کو مصر میں پیدا ہوئے اور یہی پر 761ھ میں انتقال فرمایا، آپکی مشہور کتاب " مغني اللبيب عن كتب الاعاريب " ہے۔ دیکھیئے: جمال الدين الأتابكي، النجوم الزاهرة في ملوك مصر والقاهرة، ناشر: وزارة الثقافة والإرشاد القومي، دار الكتب، مصر، ج10 ص336۔

[6]- تلاشِ بسیار کے باوجود ان کا اور مقالے میں وارد دیگر غیر معروف اعلام کا تعارف معلوم نہ کر سکا۔

[7]- سیرت کی کتابوں میں اکثر اس کا تذکرہ ہوتا ہے، اس کا موجودہ نام ایتھوپیا ہے، جسکا دار الخلافہ ادیس ابابا ہے، دیکھیئے: عاتق بلادی، معجم المَعَالِمِ الجُغْرَافِيَّةِ فِي السِّيرَةِ النَّبَوِيَّةِ، ج ا ص ۹۱ اور یاقوت الحموي، معجم البلدان، ناشر: دار صادر، بیروت-لبنان. 1995، ج1 ص19۔

[8]-عماد یعقوب حمتو، الدخيل في تفسير الشيخ الهرری، ص33 (یہ پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے جس کا مناقشہ 2008/4/23 کو جامعۃ الازہر میں ہوا ہے)

[9]- آپکا نام احمد بن احمد بن سلامہ ہے، مصر کے علاقے قلیوب میں 1069ھ کو انتقال فرمایا۔ اپنے دور کے نامور فقیہ اور ادیب تھے۔ دیکھیئے: محمد المحبی، خلاصة الأثر في أعيان القرن الحادي عشر، ناشر: دار صادر بیروت-لبنان، س ن، ج1 ص175۔

[10]-عماد یعقوب حمتو، الدخيل في تفسير الشيخ الهرری، ص40۔

[11]- الهرری: حدائق الروح والريحان في روابي علوم القرآن، تعليق ہاشم محمد علی مہدی، ناشر: دار طوق النجاۃ نے بیروت لبنان، 2001، ج1، ص:5۔

[12]-الهرری: حدائق الروح والريحان فی روابي علوم القرآن، ج1، ص:9۔

[13]- یعنی امام زمخشری، سمین الحلبی اور اسماعیل حقی۔